ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

جنوری سنہ ۱۹۹۹ء

قَالَ الرَّسُوْلُ ؐ

نوادرات حدیث

محض اللہ کی توفیق سے نوادرات حدیث' کے عنوان سے مضامین شروع کئے جا رہے ہیں۔ اس میں ایسی احادیث پیش کرونگا جو عام طور پر منظر عام پر نہیں آتیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کا ہر کلمہ حکمت و معرفت سے بھرا ہوا اور بے انتہا برکتوں۔ تاثیرات روحانی اور معارف و مطالب کو سمیٹے ہوتا ہے۔ اللہ کی توفیق اور اس کا فضل شامل حال ہو تو ایک مومن دل ان کے معانی میں ڈوب کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے عرفان و ایمان کی دولت سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ اللھم صل و بارك وسلم علٰی محمد و علٰی آل محمدؐ

(مرزا انس احمد)

۱۔ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" (عن ابن عباس۔ الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب)

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

۲۔ "بُلُّوْا اَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ" (عن سوید بن عامر و کیع فی الزھد)

اپنے رحمی رشتوں کو گیلا کرتے رہا کرو (یعنی ان کو تروتازہ رکھو۔ انکے نمُو کا خیال رکھو) صلہ رحمی کیا کرو۔ اگر کچھ اور نہیں کر سکتے تو سلام تو کر سکتے ہو۔

۳۔ "اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْاَمَانَةُ وَ آخِرُهُ الصَّلَاةُ" (عن انس بن مالک الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

تمہارے دین سے سب سے پہلے امانت اٹھے گی اور آخر میں نماز۔ یعنی مسلمانوں کے زوال کے وقت پہلے ان میں امانت کا فقدان پیدا ہو گا اور آخر میں وہ نماز کو ترک کر دیں گے

۴۔ "اِنَّ الاِيْمَانَ لَيَخْلَقُ فِيْ جَوْفِ اَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ فَاسْئَلُوْا اللّٰهَ اَنْ يُّجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ" (عن عمروؓ بن عاص۔ مستدرک حاکم)

جس طرح کپڑوں پر میل کچیل جمتی رہتی ہے۔ تمہارے اندر ایمان پر بھی میل کچیل چڑھتی رہتی ہے۔ پس اللہ سے دعا کرتے رہا کرو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ کرتا رہے

۵۔ "اَفْضَلُ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَمَّادُوْنَ" (عن عمران بن حصینؓ طبرانی معجم کبیر)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے افضل بندے وہ ہونگے جو حمّاد ہوں۔ یعنی جو خدا کی انتہائی حمد کرنے والے ہوں۔

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائے سال ۱۹۹۹ء-۱۳۷۸ہش کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطاء فرمائی ہے- اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین اور سلسلہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین

اراکین خصوصی

۱-مکرم مرزا عبدالحق صاحب

۲-مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

۳-مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

۱-مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نائب صدر اول

۲-مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نائب صدر

۳-مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نائب صدر

۴-مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب نائب صدر صف دوم

۵-مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد عمومی

۶-مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم

۷-مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح وارشاد

۸-مکرم مبارک احمد طاہر صاحب قائد تربیت

۹-مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب
ایڈیشنل قائد تربیت (نومبائعین)

۱۰-مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب قائد تعلیم القرآن

۱۱-مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب قائد اشاعت

۱۲-مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی

۱۳-مکرم سید قاسم احمد صاحب قائد ایثار

۱۴-مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی قائد تجنید

۱۵-مکرم منور شمیم خالد صاحب قائد وقف جدید

۱۶-مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی قائد تحریک جدید

۱۷-مکرم عبدالرشید غنی صاحب قائد مال

۱۸-مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر

۱۹-مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ ربوہ

خاکسار

(حمیداللہ)

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

صلح ۱۳۷۸ہش
جنوری ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

نائبین
ملک منصور احمد عمر
ریاض محمود باجوہ - جاوید احمد جاوید

پبلشر :- چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر :- قاضی منیر احمد
مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دارالصدر جنوبی - ربوہ

اس شمارہ میں

جلد نمبر ــــــ ۴۰
شمارہ نمبر ــــــ ۱

شرح چندہ

پاکستان ــــــ ساٹھ روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ــــــ چھ روپے

ادار یہ

روحانی بہار کے مبارک ایام

رمضان المبارک اپنی روحانی بہار کے ساتھ آیا اور اب اپنی بے بہار حمتوں اور برکتوں سے اہل ایمان کو متمتع کرتا ہوا اس عشرہ مبارکہ میں داخل ہو رہا ہے جسے عِتقٌ مِنَ النَّارِ کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ گویا کہ ان ایام میں جب اللہ تعالیٰ کے بندے عبادات کے انتہائی مرحلہ میں داخل ہو کر تبتل الی اللہ کا رنگ اختیار کرتے ہیں اور وہ دنیا سے منقطع ہو کر اللہ کی محبت میں فنا ہو جاتے ہیں جب کوئی عمل بھی جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو ان سے سرزد نہیں ہوتا تو اس طرح وہ اس آگ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ گناہوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور ہر نیکی کے بجالانے کی سعی کرتے ہیں نامعلوم وہ کس راہ سے قبول کئے جائیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اس روحانی بہار میں محبتِ الٰہی کے وہ شگوفے پھوٹتے ہیں اور اطمینان ویقین اور معرفت کے وہ پھل تیار ہوتے ہیں۔ جو مومن کی نئی زندگی کا زاد راہ بنتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے جب حلال امور سے بھی گریز کرتا ہے اور اپنے حق کی بھی قربانی دیتا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کے صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں وہ ناجائز اور حرام باتوں سے کلیتہً پرہیز کرتا ہے تو یہ وہ زندگی ہے جس کا سبق رمضان المبارک سے ملتا ہے۔ ایسی ہی زندگی گزارنے کی نصیحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔

”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا“ (کشتی نوح)

پس مبارک ہیں یہ دن جو ہمیں تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کا سبق دیتے ہیں اور مبارک ہیں

وہ جو اپنی زندگی کو اس روحانی بہار سے ہم کنار کرتے ہیں۔

۱۸۹۹ء۔ سال نو

۱۸۹۹ء کے سال نو میں ہم نیک تمناؤں اور بلند عزم و ارادہ سے داخل ہو رہے ہیں۔ عام رواج ہے کہ نئے سال کی آمد پر مبارک باد کہی جاتی ہے۔ یہ ایک اچھا رواج ہے ایک اچھا جذبہ ہے اس کی گہرائی میں جائیں تو یہ ایک دعا بھی ہے اور امن و سلامتی کا پیغام بھی، جبکہ یہ کہنے والا اخلاص سے کہہ رہا ہے "نئے سال کی مبارک ہو"

سالِ نو کی مبارک کے ساتھ ایک فرض، ایک ذمہ داری کا احساس بھی ابھرتا ہے۔ کہ ہم اپنی زندگی ایسے رنگ میں گزاریں کہ جو دوسروں کے لئے سلامتی کا موجب ہو۔ ہمدردی اور اخوت کی مظہر ہو۔ فرض اور ذمہ داری کی ادائیگی ایسے رنگ میں ہو کہ اس سے دوسرے کا حق ادا ہو اور کسی کو حق مانگنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس ضمن میں یہ سوچ اور فکر بھی ہونی چاہئے۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا جو نہیں کر پائے۔ اور پھر جس سال میں داخل ہوئے اس میں ہمارا ہر قدم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اُٹھے۔ اور ہم قیل و قال کے نشیب و فراز سے نکل کر حسنِ عمل کے میدان میں کود پڑیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ادارہ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپنے امامِ ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جملہ احباب جماعت عالمگیر کی خدمت میں

ھدیہ عید مبارک اور سالِ نو کی مبارک باد

پیش کرتا ہے۔

امام الکلام

دعا کی ماہیت

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلّ شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادرِ مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرامِ فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔"

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۹-۱۰)

کلام الامام

روزوں کا روحانی رنگ میں فائدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی........روزوں کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”روزوں کا روحانی رنگ میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جِلا اور نُور پیدا ہو جاتا ہے درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ انسان کی طرح اس کی آنکھیں تو نہیں مگر وہ بصیر ضرور ہے۔ اس کے کان نہیں مگر وہ سمیع ضرور ہے اسی طرح گو اس میں کوئی عادت نہیں پائی جاتی مگر اس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتا ہے تو اسے دوہراتا ہے۔ انسان میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو ہاتھ یا پیر ہلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ انہیں بار بار ہلاتے ہیں اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ ایک خاص موقعہ پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو اس موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت چونکہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ اس لئے اگر اس رسول ؐ کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی وجہ سے دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے نوازتا اور ان پر رؤیا صادقہ اور کشوف صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرار غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک الہام ہے کہ ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اس میں بھی وہی عادت والی بات بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ بہار میں اپنی رحمت کی شان دکھائی تھی اس لئے جب پھر موسم بہار آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کہتی ہے کہ اب کے میرے بندے کیا کہیں گے اس لئے ہم پھر اپنی شان دکھاتے ہیں اور اگر بندے اس سے فائدہ اٹھائیں تو اگلی بہار میں پھر وہی انعام نازل ہوتا ہے۔ غرض کلام الٰہی کو اگر درخت تصور کر لیا جائے تو جو صفت الٰہی عادت کے مشابہ ہے وہ ہر رمضان میں اسے جھنجھوڑتی ہے اور اس سے مومنوں کو تازہ بتازہ پھل حاصل ہوتے ہیں۔“ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۷۹)

عربی منظوم کلام

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اشْرَبُوْا مِنْ قِرْبَتِیْ قَدْ مُلِئَ مِنْ نُّورِ الْمُفِیْضِ سِقَائِیْ

اے لوگو ! میری مشک سے پیئو کیونکہ فیاض حقیقی کے نور سے میری مشک پُر کی گئی ہے

قَوْمٌ اَطَاعُوْنِیْ بِصِدْقِ طَوِیَّۃٍ وَالْاٰخَرُوْنَ تَکَبَّرُوْا لِغِطَاءِ

ایک قوم نے میری صدق نیت سے اطاعت کی ہے اور دوسروں نے نفس کے پردے کی وجہ سے تکبر کیا ہے

حَسَدُوْا فَسَبُّوْا حَاسِدِیْنَ وَلَمْ یَزَلْ حَسَدَتْ لِئَامٌ کُلَّ ذِیْ نُعَمَاءِ

انہوں نے حسد کیا سو حسد کرتے ہوئے گالیاں دیں اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ کمینوں نے ہر صاحب نعمت پر حسد کیا ہے

اٰذَوْا وَ سَبُّوْنِیْ وَ قَالُوْا کَافِرٌ فَالْیَوْمَ نَقْضِیْ دَیْنَھُمْ بِرِبَاءِ

انہوں نے مجھے ایذا دی اور گالیاں دیں اور کہا کہ یہ کافر ہے۔ آج ہم ان کا قرضہ مع سود ادا کر رہے ہیں

نَخْتَارُ اٰثَارَ النَّبِیِّ وَاَمْرَہٗ نَقْفُوْا کِتَابَ اللّٰہِ لَا الْاٰرَاءِ

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور آپ کے حکم کو اختیار کر رہے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ دوسری آراء کی

اِنَّا بُرَآءٌ فِیْ مَنَاھِجِ دِیْنِہٖ مِنْ کُلِّ زِنْدِیْقٍ عَدُوِّ دَھَاءِ

ہم اس کے دین کی راہوں میں ہر زندیق اور عقل کے دشمن سے بیزار ہیں

اِنَّا نُطِیْعُ مُحَمَّدًا خَیْرَ الْوَرٰی نُوْرَ الْمُھَیْمِنِ دَافِعَ الظُّلْمَاءِ

ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں جو بہترین مخلوق ہیں' خدائے مھیمن کا نور ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے ہیں

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۸)

فارسی منظوم کلام

رُوئے دلبر از طلبگاراں نمی دارد حجاب　　می درخشد در خوردمی تابد اندر ماہتاب

دلبر کا چہرہ طالبوں سے پوشیدہ نہیں ہے وہ سورج میں بھی چمکتا ہے اور چاند میں بھی

لیکن آں رُوئے حسین ازغافلاں ماند نہاں　　عاشقی باید کہ بردارند از بہرش نقاب

لیکن وہ حسین چہرہ غافلوں سے پوشیدہ ہے سچا عاشق چاہیئے تا کہ اس کی خاطر نقاب اٹھائی جائے

دامنِ پاکش زِنخوت ہا نمی آید بدست　　ہیچ راہی نیست از غیر عجز و درد و اضطراب

اس کا مقدس دامن تکبر سے ہاتھ نہیں آتا اس کے لئے کوئی راہ سوائے درد اور بیقراری کے نہیں ہے

بس خطرناک است راہ کوچۂ یارِ قدیم　　جاں سلامت بایدت از خود رَوی ہا سَر بتاب

اس محبوب ازلی کا راستہ بہت خطرناک ہے اگر تجھے جان کی سلامتی چاہیئے تو خود رَوی ترک کر دے

تا کلامش فہم و عقلِ ناسزایاں کم رَسد　　ہر کہ از خود گم شود اُو یابداں راہِ صواب

نا اہل لوگوں کی عقل اس کے کلام کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی جو خودی کا تارک ہو اسی کو وہ صحیح راستہ ملتا ہے

مشکلِ قرآں نہ از ابناءِ دنیا حل شود　　ذوقِ آں می داند آں مستی کہ نوشد آں شراب

قرآن کو سمجھنے کا مسئلہ اہل دنیا سے حل نہیں ہو سکتا اس شراب کا مزا وہی جانتا ہے جو اس (ترک خودی کی) شراب پیتا ہے

اَیکہ آگاہی ندادندت زِ انوارِ دروں　　در حقِ ما ہرچہ گوئی نیستی جائے عتاب

اے وہ شخص جسے باطنی انوار کی کچھ خبر نہیں ہے تو جو کچھ بھی ہمارے حق میں کہے ناراضگی کا موجب نہیں ہے

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳)

۶۔ "جُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی صَلَاتِیْ" (عن انسؓ بن مالک۔ عقیلی)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک میری نماز میں رکھی گئی ہے

۷۔ "اِذَا تَمَنّٰی اَحَدُ کُمْ فَالْیَسْتَکْثِرْ فَاِنَّمَا یَسْئَلُ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ" (عن عائشۃؓ مسند عبد بن حمید)

تم میں سے جب کوئی خواہش کرے۔ کوئی تمنا کرے (یعنی اللہ سے) تو پھر بہت زیادہ کی تمنا کرے۔ کیونکہ وہ (مانگنے والا) اپنے رب عزوجل سے مانگتا ہے۔

۸۔ "مَا کَانَ الرِّفْقُ فی قومٍ قَطُّ اِلَّا نفعھُمْ وَلَا کَانَ الْخُرْقُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا ضَرَّھُمْ" (عن عائشۃؓ عبد بن حمید)

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں رفق پایا جاتا ہو اور اس نے اس کو فائدہ نہ دیا ہو۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں جہالت اور حماقت پائی جاتی ہو اور اس کو نقصان نہ دیا ہو۔

۹۔ "مَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ۔ و مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ" (انسؓ بن مالک سند ابو یعلی)

جو اپنے غصہ کو روکتا ہے اللہ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے۔ جو اپنی زبان کو سنبھالتا ہے اللہ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے جو اللہ کے حضور (اپنی غفلتوں کی) معذرت کرتا اور معافی کا طلب گار ہوتا ہے اللہ اس کی معذرت کو قبول فرماتا ہے۔

۱۰۔ "مَنْ اَرْضَی اللّٰہَ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ النَّاسَ وَمَنْ اَسْخَطَ اللّٰہَ بِرِضَی النَّاسِ وَکَّلَہُ اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ" (عن عائشۃؓ فی المُنْتَخَبُ من المسند لِعَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ)

جو اللہ کو راضی کرتا ہے اور اس کے اس فعل سے لوگ ناراض ہو جاتے ہیں (لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا) اللہ لوگوں کے مقابل پر خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے لیکن جو لوگوں کی رضا (حاصل کرنے کے لئے) اللہ کو ناراض کر دیتا ہے تو اللہ اس کو لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے (اس سے جو چاہیں معاملہ کریں) یعنی پھر اس پر سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور اس کو لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مُرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
آنکھ اس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عینُ الضّیا یہی ہے

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ
حقائق و معارف، اسرارِ علمیہ

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد ۲)

فلسفی کے خیالات

"فلسفیوں کے خیالات کی لگام ہمیشہ امور جدید الظہور کے ہاتھ میں رہی ہے اور اب بھی بہت کچھ ان کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔ جس کی نسبت امید کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ ٹھوکریں کھا کھا کر اور طرح طرح کی رسوائیاں اٹھا اٹھا کر کسی نہ کسی وقت قبول کریں گے۔" (صفحہ ۹۲)

سچا فلسفی۔ کشف اور الہام

"ایسا شخص سچا فلسفی ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جو کشف اور الہام پانے کی قوت کو معطل اور بیکار چھوڑتا ہے بلکہ اس سے انکار کرتا ہے۔ حالانکہ ہزاروں مقدسوں کی شہادت سے کشف اور الہام کا پایا جانا بپایہ ثبوت پہنچ چکا ہے اور تمام سچے عارف اسی طریق سے معرفت کاملہ تک پہنچے ہیں۔" (۸۹-۹۰)

قضاوقدر

"خدائے تعالیٰ کے ازلی ارادہ اور اس کے قضاوقدر سے کوئی چیز باہر نہیں گو ہم اس پر اطلاع پاویں یا نہ پاویں۔" (صفحہ ۱۰۵)

صاحبِ کشف

"صاحب کشف پر ایسے ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کہ ان کی کنہ کو سمجھنے میں بکلی عقل عاجز رہ جاتی ہے۔ بعض اوقات صاحب کشف صدہا کوسوں کے فاصلہ سے باوجود حائل ہونے بے شمار حجابوں کے ایک چیز کو صاف صاف دیکھ لیتا ہے۔" (صفحہ ۱۷۸ حاشیہ)

محبت

"محبت بجز معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور قاعدہ کی بات ہے کہ موجب محبت کے دو ہی امر ہیں یا حسن یا احسان۔" (صفحہ ۱۴۱)

بہشتی زندگی

"اسی جہان سے بہشتی زندگی عارف کی شروع ہو جاتی ہے اور وہی معرفت اور محبت عالم آخرت میں سرور دائمی کا موجب ہو جاتی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں نجات سے تعبیر کرتے ہیں۔" (صفحہ ۱۴۱)

گناہ

"بھاری گناہ ہے جو انسان اپنے تئیں بے گناہ اور خدائے تعالیٰ کے سارے حقوق کو ادا کرنے والا خیال کرلے۔ اسی وجہ سے راستبازوں اور مقدسوں نے طریق تواضع اور فروتنی اور استغفار کو لازم پکڑا اور کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں بکلی نیک اور بے گناہ ہوں۔" (صفحہ ۱۵۳۔۱۵۴)

"سچ تو یہ ہے کہ گناہ انسان کی سرشت کو ایک لازم غیر منفک ہے جس کا تدارک صرف رحمت اور مغفرت الٰہی کر سکتی ہے نہ کوئی اور چیز۔" (صفحہ ۱۵۴)

عالم خواب اور عالم آخرت

"عالم خواب عالم آخرت کے لئے اس عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹو گراف اتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں۔"
(صفحہ ۱۵۹)

کلمات الٰہیہ

"خدا تو اسی ذات عجیب القدرت کا نام ہے کہ جو اس کے ارادہ سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔ جب وہ اپنے کسی امر مقصود کو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فی الفور اس کی قدرت کاملہ سے نقش وجود پکڑ جاتا ہے۔ یہ راز نہایت دقیق معرفت کا نکتہ ہے کہ سب مخلوقات کلمات الٰہیہ ہیں۔" (صفحہ ۱۶۵)

قدرت ربانی

"قدرت ربانی تو اسی کا نام ہے کہ عقل انسانی اس کے اسرار تک نہ پہنچ سکے۔ اگر ہم تمام الٰہی قدرتوں کے تمام و کمال حقیقت پر احاطہ کر سکتے ہیں تو گویا ہم نے خدا پر ہی احاطہ کر لیا۔" (صفحہ ۱۶۶)

بنی آدم متحد الفطرت

"سب بنی آدم متحد الفطرت ہیں اور جو بات ایک آدمی کے لئے ممکن ہے وہ سب کے لئے ممکن ہے اور جو قرب اور معرفت ایک فرد بشر کے لئے جائز ہے وہ سب کے لئے جائز ہے کیونکہ وہ سب اصل طینت میں ایک ہی جوہر سے ہیں ہاں کمالات میں کمی بیشی ہے۔" (صفحہ ۲۴۰)

ربوبیت کا تقاضا

یہ بات بھی نہایت صحیح اور محکم صداقت ہے کہ ربوبیت کا تقاضا بندوں کو ان کی حیثیت بندگی پر قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو شخص ذرا تکبر سے سر اونچا کرے تو اس کا سر فی الفور کچلا جاتا ہے۔" (صفحہ ۲۶۶)

مذہب کی جڑھ

"مذہب کی جڑھ خدا شناسی اور معرفت نعماء الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو رب اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے۔" (صفحہ ۲۸۱)

کلمات اللہ اور مخلوقات الٰہی

"یہ ایک سِرِّ ربوبیت ہے جو کلمات اللہ سے مخلوقاتِ الٰہی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو اپنی اپنی سمجھ کے موافق ہر یک شخص ذہن نشین کر سکتا ہے چاہے اس طرح سمجھ لے کہ مخلوقات کلماتِ الٰہی کے اظلال و آثار ہیں یا ایسا سمجھ سکتا ہے کہ خود کلمات الٰہی ہی ہیں جو بقدرتِ الٰہی مخلوقیت کے رنگ میں آ جاتے ہیں۔" (صفحہ ۱۷۳ حاشیہ)

دلوں کی بینائی

"حقیقت حال تو یہ ہے کہ آنکھوں کی نابینائی کچھ ضرر نہیں کر سکتی بلکہ دلوں کی نابینائی جو تعصب کے بخارات سے پیدا ہوتی ہے وہی ضرر کرتی ہے۔" (صفحہ ۲۳۷)

سیرت طیبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم خلق -- جود و سخا

—— ایڈیٹر ——

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا، صدقہ و خیرات اور ہمدردی خلق میں بھی اسوہ کامل تھے، اور "کَانَ اَجْوَدُ النَّاس" (۱) آپ سب نوع انسان سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے جو آپ کی نمایاں خصوصیت تھی۔ اور پھر رمضان المبارک میں تو آپ "کَالرِّیْحِ الْمُرْسَلَة" (۲) (بارش سے لدی ہوئی) ہواؤں کی مانند سخاوت کرنے والے تھے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ بھی اپنے آقاؐ کی مانند جود و سخا اور صدقات و خیرات میں سچی اتباع کرنے والے تھے۔ آپ کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے تا یہ حقیقت نمایاں ہو کہ خادم کو اپنے مخدوم سے کیا روحانی تعلق اور وابستگی تھی۔

○

صدقہ خیرات میں آپ نہایت وسیع القلب تھے حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی...... فرماتے ہیں:

"عام طور پر آپ کا معمول تھا کہ ۱/۱۰ حصہ صدقہ کر دیتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت (اماں جان......) کی ایک روایت حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی میں لکھی ہے کہ

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود صدقہ بہت دیا کرتے تھے۔ اور عموماً ایسا خفیہ دیتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا بہت دیا کرتے تھے۔ اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا اس کا دسواں حصہ صدقے کے لئے الگ کر دیتے تھے۔ اور اس میں سے دیتے رہتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے بیان فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصہ سے زیادہ نہیں دیتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات اخراجات کی زیادت ہوتی ہے تو آدمی صدقہ میں کوتاہی کرتا ہے لیکن اگر صدقہ کا روپیہ پہلے سے الگ کر دیا جاوے تو پھر کوتاہی نہیں ہوتی کیونکہ وہ روپیہ دوسرے مصرف میں نہیں آسکتا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا اسی غرض سے آپ دسواں حصہ تمام آمد کا الگ کر دیتے تھے ورنہ

ویسے دینے کو تو اس سے زیادہ بھی دیتے تھے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ کیا آپ صدقہ دینے میں احمدی غیر احمدی کا لحاظ رکھتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا نہیں"۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۴۹)

غرض آپ سِرّاً و علانیةً ہمیشہ جود و عطا میں مصروف رہتے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا رمضان کے مہینے میں آپ کا ہاتھ بہت وسیع ہوتا تھا۔ اور اکثر حاجت مندوں کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔ اور ایسے طریق پر کہ کسی دوسرے کو علم نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ لوگ آپ کے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کر دیتے۔ (۳)

○

ایک خرگدا کا قصہ بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا عرفانی صاحب...... فرماتے ہیں:۔

"قادیان کے قریب سٹھیالی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو قادیان سے قریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہو گا۔ وہاں سے ایک جٹ فقیر آیا کرتا تھا۔ اس کے دیکھنے والے بہت لوگ اب تک موجود ہیں۔ وہ (بیت) مبارک کی چھت کے نیچے آکر کھڑکی کے پاس آواز لگایا کرتا تھا۔ جو بیت الفکر کی مغربی دیوار میں ہے۔ اس کی آواز یہ ہوتی تھی۔

غلام احمدا روپیہ لینا ہے

یعنی اے غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) روپیہ لینا ہے۔ اور وہ وہاں بیٹھ جاتا۔ حضرت صاحب کسی کام میں بعض اوقات مصروف ہوتے اور آپ کی توجہ اس میں ہوتی اور آپ اس کی آواز کو نہ سن سکتے۔ تو وہ ہر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آوازیں لگاتا۔ اکثر لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتا۔ اور کوئی اسے ٹوکتا تو وہ کہہ دیتا کہ میں تمہارے پاس آیا ہوں؟ میں تو غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے مانگتا ہوں۔ حضرت اقدس کو اگر معلوم ہو جاتا کہ کسی نے اسے کچھ کہا ہے تو آپ ناپسند فرماتے۔ اور ہنستے ہوئے اس کو روپیہ دے دیا کرتے۔ اور یہ بھی آپ کا معمول تھا کہ سائل کو زیادہ دیر انتظار میں نہ رکھتے تھے۔" (۴)

○

مرزا میراں بخش (کے لگان) کا ایک واقعہ بھی حضرت مولانا عرفانی صاحب..... نے بیان کیا ہے (مرزا میراں بخش ایک سادہ لوح اور مرفوع القلم قادیان کا باسی تھا اور حضرت اقدسؑ کے سامنے سائل بن کر آیا کرتا تھا..... ناقل)

"قادیان میں مرزا میراں بخش نام ایک مجنون رہتا تھا۔ وہ کسی کو دکھ تکلیف نہ دیتا تھا۔ حضرت صاحب جب

سیر کو نکلتے تو وہ آگے بڑھ کر کہتا

مرزا جی میرا معاملہ (مالیہ یعنی لگان .....ناقل) دے دو

گویا وہ خراج وصول کرتا ہے۔ حضرت صاحب بہت اچھا کہہ کر اس کو کچھ نہ کچھ ضرور دے دیتے اور اس طرح پر پھر وہ آپ کے تمام خدام سے مستقل طور پر اپنا معاملہ وصول کر لیتا۔" (۵)

O

"میرا پیالہ بھر دیا": رمضان المبارک کے پس منظر میں یہ بھی ایک ایمان افروز واقعہ حضرت مولانا عرفانی صاحب .....نے بیان فرمایا ہے۔

"ایک مرتبہ ایک سائل آیا اس نے قادیان میں ایک پھیری لگا دی وہ صبح کو اٹھتا اور حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کی نظم

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیاں والے

ہمیں بخشی اماں تو نے ہے اے دارالاماں والے

اور کبھی کبھی "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھتا تمام قادیان میں چکر لگاتا۔ جب وہ دوسری نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھا کرتا تو حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبدالکریم .... کو سخت ناگوار ہوتا۔ وہ فرمایا کرتے کہ یہ اس نظم کے پڑھنے کا اہل نہیں۔ کیونکہ یہ نظم ایک حقیقت اور حال ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے وجود میں پائی جاتی ہے جو کچھ اس نظم میں بیان کیا گیا ہے میں کسی دوسرے کے منہ سے غیرت کی وجہ سے سن ہی نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ اس قسم کا عامی سائل پڑھتا پھرے۔ یہ تو مخدوم الملت کی اس محبت اور عشق کی کیفیت ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا۔

بہرحال اس سائل نے قادیان میں ایک چکر لگایا رمضان کا مہینہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عرصہ میں متعدد مرتبہ اس کو بہت کچھ دیا۔ لیکن وہ کہتا تھا کہ میرا پیالہ بھر دو چنانچہ عید کے دن وہ بہت بڑا پیالہ لے کر آ گیا اور (البیت) میں دروازہ کے قریب چادر بچھا کر بیٹھ گیا۔ اور جب حضرت صاحب تشریف لائے تو سوال کیا کہ

میرا پیالہ بھر دو

حضرت اقدس نے اس میں ایک روپیہ ڈالا اس روپیہ کا ڈالنا تھا کہ روپوں کا مینہ برس گیا۔ اور مختلف قسم کے سکوں سے اس کا پیالہ بھر دیا گیا۔ جب حضرت صاحب نے اس کا سوال سنا تو متبسم ہوئے۔ اور اس حالت

میں وہ روپیہ ڈالا۔

آپ کی عادت جیسا کہ میں نے ...... بیان کیا ہے عام طور پر مخفی دینے کی تھی مگر یہ عطا علانیہ تھی۔ اور وہ اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ کی مصداق تھی۔ غرض سائل شاداں و فرحاں گھر کو چلا گیا اور پھر اس نے یہ طریق سالانہ اختیار کرنا چاہا چونکہ گداگری کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے اس کو ناپسند فرمایا گو اس کو آپ نے کچھ نہیں کہا مگر دوسرے لوگوں نے اس کو سمجھایا مگر گداگر لوگ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر بھی وہ کبھی کبھی آجاتا اور کچھ لے ہی جاتا۔" (٦)

○

صندوقچی آگے رکھ دی: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب آقا اَجْوَدُ النَّاس صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع تھے چنانچہ ایک ضرورت مند خادم حافظ نور احمد صاحب کے سوال پر آپ نے روپوں کی صندوقچی اس کے سامنے رکھ دی۔

سیرت حضرت مسیح موعودؑ میں یہ واقعہ یوں درج ہے۔

"حافظ نور احمد صاحب سوداگر پشمینہ لودہانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص خدام میں سے ہیں۔ ان کو اپنے تجارتی کاروبار میں ایک بار سخت خسارہ ہو گیا۔ اور کاروبار قریباً بند ہی ہو گیا۔ انہوں نے چاہا۔ کہ وہ کسی دوسری جگہ چلے جاویں۔ اور کوئی اور کاروبار کریں۔ تاکہ اپنی مالی حالت کی اصلاح کے قابل ہو سکیں۔ وہ اس وقت کے گئے ہوئے گویا اب واپس آسکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں برابر خط وکتابت رکھتے تھے۔ اور سلسلہ کی مالی خدمت اپنی طاقت اور توفیق سے بڑھ کر کرتے رہے۔ اور آجکل قادیان میں ہی مقیم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی داد و دہش اور جود و سخا کے متعلق میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں کہ آپ تھوڑا دینا جانتے ہی نہ تھے۔ اپنا ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ میں نے جب اس سفر کا ارادہ کیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کچھ روپیہ مانگا۔ حضور ایک صندوقچی جس میں روپیہ رکھا کرتے تھے۔ اٹھا کر لے آئے۔ اور میرے سامنے صندوقچی ہی رکھ دی کہ

جتنا چاہو لے لو

اور حضور کو اس سے بہت خوشی تھی۔ میں نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا۔ گو حضور یہی فرماتے رہے۔ کہ سارا ہی لے لو۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دوستوں کے ساتھ تو آپ کا معاملہ ہی الگ تھا۔ وہ اپنے مال کو دوستوں ہی کا مال عملاً سمجھتے تھے۔ اور اس معاملہ میں آپ کو اس سے تکلیف ہوتی اگر کوئی خادم مغائیرت

کرے۔" (۷)

○

ایک واقعہ حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین (خلیفتہ المسیح الاول ......) کا بھی ہے۔ حضرت عرفانی صاحب ...... فرماتے ہیں۔

"حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین ...... نے ایک مرتبہ آپ سے کچھ قرض لیا جب انہوں نے اس روپیہ کو حضرت کی خدمت میں واپس بھیجا تو حضرت نے ناپسند فرمایا اور واپس کر کے فرمایا کہ

"آپ ہمارے روپیہ کو اپنے روپیہ سے الگ سمجھتے ہیں" (۸)

○

ہر سائل کو دینا: حضرت اقدس ۱۹۰۵ء میں جب دہلی تشریف لے گئے تو مزاروں پر ہر سائل کو کچھ نہ کچھ عطا کیا۔ حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

"آخری مرتبہ ۱۹۰۵ء میں دہلی تشریف لے گئے۔ تو ایک روز آپ دہلی کے مزارات وغیرہ پر جانے کے ارادے سے نکلے۔ کسی نے بیان کیا۔ کہ حضور اس طرف راستہ میں اس قدر گداگر ہوتے ہیں۔ کہ گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آج ہم چلتے ہیں۔ ہم سب کو دیں گے۔ یہ معمولی عزم اور حوصلہ نہ تھا۔ آپ حقیقت میں اس امر کے لئے تیار تھے۔ کہ جو کوئی بھی مانگے گا۔ اسے دیں گے۔ جس کثرت سے گداگروں کا ہونا بتایا گیا تھا۔ اس قدر تو ملے نہیں۔ بعض ملے اور ہر ایک نے اپنے سوال کا جواب عملی طور پر حاصل کیا۔" (۹)

○

حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی ...... لکھتے ہیں کہ آپ نے کبھی کسی کو تانبے کا پیسہ نہ دیا معمولی سائل کو بھی ایک روپیہ عطا کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں ۱۸۹۸ء سے مستقل طور پر حضرت کی خدمت میں آیا اور ۱۸۹۲ء سے قادیان آتا تھا۔ میرے سامنے اکثر لوگوں نے سوال کیا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے سائل کو تانبے کا سکہ یعنی پیسہ دیا ہو۔ آپ ہمیشہ چاندی کا سکہ دیتے تھے اور علی العموم معمولی سائل کو بھی ایک روپیہ دے دیتے تھے۔ ایک غیر احمدی فقیر نے ایک مرتبہ حضرت کی خدمت میں آکر سوال کیا کہ میں جنگل میں ایک کنواں لگوانا چاہتا ہوں وہاں مسافروں کو اس سے آرام ملے گا اور وہ پانی پئیں گے کہتے ہیں حضرت نے اس کو اس غرض کے

لئے دو سو روپیہ دے دیا۔" (۱۰)

○

حضرت اقدسؑ کی عادت مبارک تھی کہ وہ کسی کی حاجت اور ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کا انتظار نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا یعقوب علی عرفانی .... مئولف سیرت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت اور ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے۔ بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔ مکرمی شیخ فتح محمد صاحب پنشنر انسپکٹر ریاست کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرصہ دراز سے آنے والے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں جب کبھی حضرت کی خدمت میں آتا تھا۔ تو ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے۔ مگر مجھ کو چونکہ ضرورت نہ ہوتی تھی۔ میں نے کبھی لیا نہیں۔ لیکن حضرت کی روح سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی۔ کہ آپ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے۔ اور یہ میرے ساتھ ہی معاملہ نہ تھا۔ بلکہ اکثروں کو دیتے رہتے تھے۔ شام اور عرب سے بعض لوگ آتے۔ اور آپ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم زادراہ کے طور پر دے دیتے کیونکہ حضور جانتے تھے۔ وہ دور دراز سے آئے ہیں۔" (۱۱)

(جاری)

حوالہ جات

(۱-۲) جامع صحیح بخاری کتاب الصوم
(۳) سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۳۰۱-۳۰۲ مولفہ حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی....
(۴) " " " " " " " صفحہ ۳۰۲ " " " " "
(۵) " " " " " " " " ۳۰۳، ۳۰۴ " " " " "
(۶) " " " " " " " " ۳۰۳ " " " " "
(۷) " " " " " " جلد سوم " ۳۱۶-۳۱۷ " " " " "
(۸) " " " " " " " " ۳۱۷ " " " " "
(۹) " " " " " " " " ۳۱۸ " " " " "
(۱۰) " " " " " " " " ۳۱۹ " " " " "
(۱۱) " " " " " " " " ۳۱۹ " " " " "

سال نو کے لئے نیک تمنائیں

ہو مبارک سالِ نَو۔ نوعِ بشر کے واسطے
باعثِ امن و سکوں ہو خشک و تر کے واسطے
افتراقِ باہمی ہے آج جن طبقوں کی خُو
جذبۂ الفت مٹا دے اُن کا فرق ما و تو
اس طرح گونجے جہاں میں مہدیٔ برحق کی لَے
گوشے گوشے سے صدا اُٹھے غلام احمد کی جَے
پہنچے تبلیغِ مسیحا اس طرح اطباق میں
گونج اُٹھے احمدیّت کی صدا آفاق میں
بٹ رہی ہیں آج جو قومیں جہاں میں زوج زوج
ہوں نظامِ احمدیّت میں وہ شامل فوج فوج
باہمی نفرت ہے پیدا آج جن اقوام میں
آ گھریں یا رب! وہ از خود الفتوں کے دام میں

سال نو کے لئے نیک تمنائیں

ہو مبارک سالِ نو۔ نوعِ بشر کے واسطے
باعثِ امن و سکوں ہو خشک و تر کے واسطے

افتراقِ باہمی ہے آج جن طبقوں کی خُو
جذبۂ الفت مٹا دے اُن کا فرق ما و تو

اس طرح گونجے جہاں میں مہدیٔ برحق کی لَے
گوشے گوشے سے صدا اُٹھے غلام احمد کی جَے

پہنچے تبلیغِ مسیحا اس طرح اطباق میں
گونج اُٹھے احمدیّت کی صدا آفاق میں

بٹ رہی ہیں آج جو قومیں جہاں میں زوج زوج
ہوں نظامِ احمدیّت میں وہ شامل فوج فوج

باہمی نفرت ہے پیدا آج جن اقوام میں
آ گھریں یا رب! وہ از خود الفتوں کے دام میں

وہ سکوں ہو زندگی۔ جنّت کا گہوارہ بنے
شانتی ہر قوم کی تقدیر کا تارہ بنے

گوش گیتی سُن لے "طاہر" کی صدائے دلگداز
فاش ہو چشم جہاں پر مقصد ہستی کا راز

وہ فضا ہو پیار کی دنیا بنے جنت نظیر
گورے کالے اَسود و اَحمر ہوں سب الفت اسیر

مقصدِ تخلیقِ ہستی جان لے ہر آدمی
ہاں مقامِ خویش کو پہچان لے ہر آدمی

ہم فدا ہوں ہر گھڑی اپنے وطن کی آن پر
رحمتیں برسیں خدا کی ارضِ پاکستان پر

مصطفیٰؐ کا ہو عَلَم ہر ایک پرچم سے بلند
مسند آرائے جہاں ہو میرا شاہ ارجمند

ہاں مبارک سالِ نَو ہو احمدیّت کے لئے
نوعِ انساں کے لئے دین و شریعت کے لئے

عبدالسلام اسلام

حضرت اقدسؑ کی ماموریت کے اٹھارھویں اور قیام سلسلہ احمدیہ کے گیارھویں

سال ۱۸۹۹ء کے اہم واقعات و نشانات

از مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی

سال ۱۸۹۹ء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک نہایت اہم سال ہے۔ جو الٰہی تائید و نصرت اور فتح و کامرانی کا سال ہے۔ حق کے مخالف نے جو بھی راہ اختیار کی وہ سد راہ تو نہ بن سکی البتہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے غیر معمولی ترقیات کا ظہور ہوا۔ اس سال حضرت اقدسؑ کے کئی سفر۔ نہایت اہم تصنیفات اور بعض دیگر اہم واقعات پیش آئے جن کا مختصراً ذکر کیا جا رہا ہے۔ ۱۰۰ سال بعد بھی ۱۸۹۹ء کے ان واقعات کو خاص اہمیت حاصل ہے جن کا ۱۹۹۹ء کے سال میں کسی قدر مفصل ذکر ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت اقدسؑ کا پہلا سفر گورداسپور

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے خلاف مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے ڈپٹی انسپکٹر کے پاس رپورٹ کی اس درخواست پر ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے ۵ جنوری کو پیشی رکھ دی۔ بٹالوی اور اس کے ہم خیالوں نیز ہندوؤں اور عیسائیوں نے خوب محاذ آرائی کی اور مقدمہ جیتنے کی سرتوڑ کوشش کی۔

حضرت اقدسؑ ۴ جنوری کو براہ راست گورداسپور تشریف لے گئے۔ جبکہ حضرت اقدسؑ کے ارشاد پر نو خدام بٹالہ ہوتے ہوئے گورداسپور پہنچے جہاں لدھیانہ کپورتھلہ امرتسر لاہور شملہ جموں اور بدوملی وغیرہ مقامات سے مخلصین آگئے دوسرے دن نماز فجر میں ۱۰۰ کے قریب احباب موجود تھے۔ (۱)

حضرت اقدسؑ اپنے خدام سمیت کچہری تشریف لے گئے۔ ۱۲ بجے تک عدالت کے انتظار میں رہے چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے وکیل اورٹل نے بذریعہ تار مقدمہ کے التوا کی درخواست کی تھی اس لئے مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت کے لئے ۱۱ جنوری کا دن مقرر کر دیا۔ (۲)

گورداسپور کا دوسرا سفر

۱۱ جنوری کی تاریخ مقدمہ کے لئے حضور دوبارہ گورداسپور تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، مولوی محمد حسین بٹالوی، محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس بٹالہ اور سید بشیر حسین صاحب انسپکٹر پولیس گورداسپور کے بیانات ہوئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بیان دیا کہ میں ۱۸۹۷ء کے قتل لیکھرام سے خوفزدہ ہوں اور اپنی حفاظت کے لئے چھری رکھتا ہوں ۲۰ر

نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار سے مرزا صاحب نے مجھے اور خوف زدہ کر دیا ہے۔ (۳)

حضرت اقدسؑ کے بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ عبداللہ آتھم یا لیکھرام کے بارہ میں جو پیشگوئیاں کی گئی تھیں وہ ان کے معاندانہ رویہ کے بعد ان کی رضامندی سے شائع کی گئی تھیں پولیس کے دو مذکورہ انسپکٹران کے بیانات کے بعد مقدمہ کی آئندہ کارروائی دھاریوال کے مقام پر رکھی گئی۔ (۴)

۱۸۹۹ء کا تیسرا سفر۔ دھاریوال

حضرت اقدسؑ نے ۲۵ جنوری کی رات کو ہی علی الصبح روانگی کے لئے ارشاد فرما دیا۔ حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے زیر اہتمام روانگی ہوئی۔ حضرت اقدسؑ براہ راست پالکی سے ۱۱ بجے دھاریوال روانہ ہوئے حضور کے ہمراہ سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمٰن صاحب مدراسی تھے حضرت اقدسؑ کی رہائش کا انتظام دھاریوال سے ایک میل کے فاصلہ پر موضع لیل میں کیا گیا۔ مگر حضرت اقدسؑ نے ایک اور مخلصانہ درخواست کو شرف قبولیت فرماتے ہوئے موضع کھنڈہ میں قیام فرمایا۔ جہاں کپورتھلہ، جالندھر، جہلم، لاہور سے احباب بکثرت پہنچ گئے۔

۲۷ جنوری کو حضرت اقدسؑ دھاریوال کے عدالتی کیمپ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں ملاقات کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ کیمپ کے قریب حضرت اقدسؑ نے قیام فرمایا۔ جہاں تین چار صد افراد زیارت کے لئے آ گئے۔ حضرت اقدسؑ ۱۲ بجے کے قریب عدالتی خیمہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں وکلاء پیش ہوئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نئے قانونی مشیر نے عذرداری پیش کی جس پر تاریخ سماعت ۱۴ فروری مقرر ہوئی چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے دوبارہ نوٹس بھیجنے کا حکم دیا اور سب سے پہلے حضرت اقدسؑ کا مقدمہ سننے کو کہا۔ عدالت سے فراغت کے بعد نماز جمعہ کا اہتمام کیا گیا حضرت مولانا حکیم نورالدین .... نے خطبہ پڑھا۔ یہاں ڈیڑھ ہزار افراد نے نماز جمعہ ادا کی۔ دھاریوال سے کھنڈہ ہوتے ہوئے حضور براہ راست قادیان تشریف لے آئے آپ کے ساتھ ستراسی خدام تھے۔ (۵)

حضرت اقدس کا چوتھا سفر۔ پٹھان کوٹ

مقدمہ کے سلسلہ میں ہی اس سال کا چوتھا سفر پٹھان کوٹ کا تھا حضرت اقدسؑ ۱۳ فروری کو علی الصبح خدام کے ہمراہ قادیان سے بٹالہ پہنچے اور پھر بذریعہ ریل پٹھان کوٹ تشریف لے گئے (۶)

بالآخر تاریخ مقدمہ کے دن کثیر تعداد میں احباب فیصلہ سننے کے لئے گورداسپور میں آئے حاکم منصف مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر نے جب مولوی محمد حسین بٹالوی اور ابوالحسن تبتی کے دشنام آلود اشتہار دیکھے تو وہ ہکا بکا رہ گیا اور اس نے پولیس کا تیار کردہ مقدمہ خارج کر دیا اور فریقین سے اس مضمون کے ایک نوٹس پر دستخط کرائے کہ "آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت ---------- کی پیشگوئی نہ کرے اور کوئی کسی کو

کافر دجال مفتری اور کذاب نہ کہے وغیرہ"

حضرت اقدس سے مسٹر ڈوئی نے مقدمہ خارج کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ "وہ گندے الفاظ جو محمد حسین بٹالوی اور اس کے دوستوں نے آپ کی نسبت شائع کئے آپ کو حق تھا کہ عدالت کے ذریعے سے اپنا انصاف چاہتے اور چارہ جوئی کراتے اور وہ حق اب تک قائم ہے۔" (۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیچار مسعز اہم نشانات کا مظہر تھے۔ جن پر آئندہ کسی اشاعت میں تفصیلی روشنی ڈالی جائے گی۔

حضرت اقدسؑ کی تصنیفات ۱۸۹۹ء

حقیقتہ المہدی کی اشاعت

اس سال کی پہلی تصنیف "حقیقتہ المہدی" تھی جو ۲۱ فروری ۱۸۹۹ء کو شائع ہوئی۔ یہ کتاب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے حضرت اقدسؑ کے خلاف الزام بغاوت کی تردید میں لکھی گئی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی انگریز حکومت کے سامنے شکایت اور پروپیگنڈا تھا کہ یہ شخص سوڈانی مہدی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ حضور نے اس کتاب کے ذریعہ اس کی مخالفانہ کاروائیوں کو بے نقاب کیا اور جہاد کے بارہ میں اپنے عقائد اور اشتہارات کا ذکر فرمایا۔ حقیقتہ المہدی کے ابتداء میں حضرت اقدسؑ نے ایک دردانگیز دعا درج کی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

اے قدیر و خالق ارض و سما　　　اے رحیم و مہربان و راہنما (۸)

تریاق القلوب کی تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۸ء میں منشی الٰہی بخش صاحب کے وساوس کے ازالہ کے لئے ضرورۃ الامام تصنیف فرمائی تھی مگر وہ اپنی روش پر نہ صرف قائم رہے بلکہ اور بھی متشدد ہو گئے۔ اور اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اور بھی فتنہ میں بڑھ گئے۔ منشی الٰہی بخش کے ساتھ خط و کتابت کا نتیجہ یہ ہوا کہ حق و باطل میں اشتباہ پیدا ہو رہا تھا اور حضرت اقدسؑ کی دینی غیرت نے نہ چاہا کہ حق و باطل مشتبہ ہو اس لئے حضرت اقدسؑ نے جولائی کے آخر میں تریاق القلوب کے نام سے ایک عظیم الشان تصنیف کے لئے قلم اٹھایا۔ جس میں ایک طریق فیصلہ تجویز فرمایا جس سے جناب الٰہی میں سچے کی شناخت ہو سکے۔ (۹)

یہ اصل رسالہ جو ۲۳ صفحات پر مشتمل تھا یکم اگست تک مکمل ہو کر انہی دنوں چھپ گیا تھا لیکن حضور کو خیال آیا کہ ملہم لاہوری پر اتمام حجت کے لئے ان پیشگوئیوں کا مفصل ذکر کیا جائے جو نہایت آب و تاب سے پوری ہو چکی ہیں چنانچہ اس کے ساتھ دو ضمیموں کا اضافہ کیا گیا۔ دسمبر ۱۸۹۹ء تک حضرت اقدس نے پچھتّر پیشگوئیوں کا

بیان لکھا جو ۱۵۸ صفحات پر مشتمل تھا

تاریخ احمدیت جلد سوم کے مطابق کتاب تریاق القلوب جنوری ۱۹۰۰ء تک (ایک صفحہ کے مسودہ کے سوا) چھپ چکی تھی مگر اس دوران وفد نصیبین کی تجویز کی وجہ سے حضور کی توجہ "لجۃ النور" کی تصنیف کی طرف مبذول ہو گئی اور تریاق القلوب کی اشاعت رک گئی (نوٹ آخر میں دو صفحے لگا کر ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع کر دی گئی) (۱۰)

ستارۂ قیصرہ کی تصنیف

ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی کے موقعہ پر حضرت اقدسؑ نے ملکہ کو تبلیغ حق کی غرض سے تحفہ قیصریہ بھجوائی تھی۔ شاہی دستور کے مطابق دو سال تک اس کا کوئی جواب نہ ملا۔ تو حضرت اقدسؑ نے ستارہ قیصرہ کے نام سے ۲۴۔ اگست ۱۸۹۹ء کو ایک اور رسالہ شائع کیا جس میں تحفہ قیصریہ کا مضمون ایک اور رنگ میں ڈھال دیا۔ (۱۱)

مذاہب عالم کے جلسہ کے لئے میموریل کی اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی الہام سے گورنمنٹ انگریزی پر اتمام حجت کے لئے ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کو ایک میموریل بھی شائع کیا جس میں جلسہ مذاہب منعقد کرنے کی طرف توجہ دلائی اور تجویز رکھی کہ تمام قوموں کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کی سچائی کے ثبوت میں اپنے مذہب کی ہمہ گیر تعلیم بتائیں دوسرے یہ کہ ان کے مذہب میں وہ روحانیت اور طاقت اب بھی موجود ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشان ظاہر ہو سکتے ہیں اور اس امر کے ثبوت میں وہ خدا سے علم پا کر یک سالہ پیشگوئیاں بھی کریں۔ آپ نے اس میموریل میں تحدی فرمائی کہ اگر اس جلسہ کے بعد ...... ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دنیا پر غالب نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ (۱۲)

حضرت اقدسؑ کے الہامات و کشوف

تذکرہ (مجموعہ الہامات کشوف و رویاء حضرت اقدسؑ) کے مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء سے اس سال کے آخر تک ۳۳۔ الہامات اور کشوف و رویاء درج ہیں۔ جن میں سے چند الہامات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جو پورے ہوئے اور جو عظیم الشان نشانات پر مشتمل ہیں۔

(۱) ۳ فروری ۱۸۹۹ء (۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ) جمعہ کی رات جس میں انتشار روحانیت ہوا مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا۔ ایک رؤیا ہوا۔ (یہ رؤیا تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۲۸ تا ۳۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے پر خلاف واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں اسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حکام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔"

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۰-۱۱) (۱۳)

(۲) انہی ایام کا ایک اور الہام ہے۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔

"مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس میری نسبت بہ نیت سزا دلانے کے فوجداری میں ایک مقدمہ پولیس نے بنایا تھا اور اس کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ ایسی کوشش کرنے والے نامراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا:۔

اِنَّا تَجَالَدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَاَسْبَابُہٗ

"یعنی ہم نے تلوار کے ساتھ جنگ کیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ہلاک ہو گیا اور اس کے اسباب بھی ہلاک ہو گئے اس جگہ دشمن سے مراد ایک ڈپٹی انسپکٹر ہے جس نے ناحق عداوت سے مقدمہ بنایا تھا آخر طاعون سے ہلاک ہوا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷) (۱۴)

(۳) ۱۸۹۹ء کے مذکورہ مقدمہ حفظ امن کے باوجود حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بنا پر دائر ہو کر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں میرے پر چلایا گیا تھا...... قبل اس کے جو یہ مقدمہ دائر ہو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ تم پر ایسا مقدمہ عنقریب ہونے والا ہے اور اس اطلاع پانے کے بعد میں نے دعا کی اور وہ دعا منظور ہو کر آخر میری بریت ہوئی اور قبل انفصال مقدمہ کے یہ الہام بھی ہوا کہ

تیری عزت اور جان سلامت رہے گی اور دشمنوں کے حملے جو اسی بدغرض کے لئے ہیں ان سے تجھے بچایا جائے گا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۷۹) (۱۵)

(۴) ۲۷۔ اگست ۱۸۹۹ء حضرت اقدسؑ نے مکتوب بنام حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی فرمایا

"مجھ کو اپنی نسبت یہ الہام ہوا:

"خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ* نے تیری مدد کی"

(مکتوب احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۰)

* (اربعین نمبر۳ صفحہ ۷ ۳ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ نمبر ۲۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی اللہ "ملائکہ نے تیری مدد کی" کی دوسری قرات فرشتوں نے تیری مدد کی ہے" (مرتب) (۱۶)

(۵) ۱۴ ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا:۔

ایک عزت* کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَکَ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا۔

* مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود مئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) (۱۷)

(۶) ۱۸۹۹ء کے سال کا الہام مطبوعہ الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء ہے:۔

"مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر* جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔"

* ہمارا نام حکم عام بھی ہے جس کا اگر انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے۔

(الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶) (۱۸)

(۷) ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا* جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

(اس خواب کی تعبیر و تفصیل ضمیمہ تریاق القلوب میں ملاحظہ فرمائیں... ناقل)

* حضرت اقدس کی یہ رؤیا اپنے ظاہری معنوں کے لحاظ سے بھی پوری ہو گئی اس رؤیا میں جو لڑکا دکھایا گیا وہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ہیں جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں چنانچہ آخر فروری ۱۹۰۶ء میں اس رؤیا کے قریباً ساڑھے چھ سال بعد مرزا عزیز احمد صاحب نے اپنے دادا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت میں داخل ہو گئے......" (مرتب) (۱۹) (باقی آئندہ)

حوالہ جات صفحہ ۴۰ پر

بسلسلہ مسیح ہندوستان میں

سیاح نبی

حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر بلاد کشمیر و متفرق مقامات

تحقیق و تحریر: مکرم مظفر چوہدری صاحب

(۱۱)

حضرت مسیح علیہ السلام کے سفر کشمیر اور پھر رشد و ہدایت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے قریہ قریہ جانے کے آثار و احوال کے قوی دلائل و شواہد ہیں جن کا ذکر ان اقساط میں کیا جا رہا ہے:۔

عیسانا دیو اور سندیمان

کشمیر کی قدیم منظوم تاریخ راج ترنگنی اور قدیم طویل نظم "نرد پالی" میں جو کشمیندر کی تحریر ہے۔ کشمیر میں ایک راجہ سندیمان اور اس کے گورو ایشاں دیو کا تذکرہ ملتا ہے۔

راج ترنگنی میں ایک طویل بیان درج ہے کہ کس طرح سندیمان نامی ایک شخص باہر سے آیا۔ کشمیر والوں نے اسے راجہ بنا دیا۔ اس کا گورو عیسانا دیو موضع ایش براری میں رہتا تھا۔ آخر سازش سے اسے صلیب دی گئی۔ لیکن معجزانہ طور پر اسے شفا ہوئی۔

When the news of Sandhimati's end reached his guru Isana by name, the heart of this self – controlled person broke away from control

ترجمہ: جب سندھی متی کے انجام کی خبر اس کے گرو عیسانا نامی کو ملی تو اس (کمال) ضبط نفس رکھنے والے شخص کا دل (بھی) بے قابو ہو گیا۔

Who could describe the feelings of Isana when he embraced him whom he could not even have dreamt of recovering

ترجمہ: اس وقت عیسانا کے محسوسات کا بیان کون کر سکتا ہے جب اس نے اس شخص کو سینے سے لگایا جس کے صحت یاب ہونے کا وہ خواب و خیال میں بھی گمان نہیں کر سکتا تھا۔

حضرت عیسیٰ (عیسانادیو) اور سلیمان (سندیمان)

عہد بڈشاہی (۱۴۱۲ء) کے ایک فاضل نے آج سے ساڑھے پانچسو سال قبل فارسی زبان میں تاریخ کشمیر میں لکھا ہے:۔

(ترجمہ فارسی عبارت:) راجہ اکھ کے معزول ہونے کے بعد اس کا بیٹا گوپانند (گوپادت) حکمران ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں بہت سے مندر تعمیر ہوئے۔ کوہ سلیمان کی چوٹی پر ایک شکستہ گنبد تھا۔ راجہ نے اس کی تعمیر کے لئے اپنے وزیروں میں سے ایک شخص سلیمان نامی کو جو فارس سے آیا تھا مقرر کیا۔ ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ یہ ملیچھ ہے۔ اس وقت حضرت یوز آصف بیت المقدس سے وادی اقدس کی جانب مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہے اور تقویٰ وپارسائی کے اعلیٰ درجے کو پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی رسالت کے لئے مبعوث قرار دیا اور دعوت خلائق میں مشغول رہے۔ چوں کہ خطہ کشمیر کے اکثر لوگ...حضرت کے عقیدت مند تھے۔ راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض ان کے سامنے پیش کیا.... حضرت کے حکم سے سلیمان نے جسے ہندوؤں نے سندیمان کا نام دیا گنبد مذکور کی تکمیل کی (سال ۵۴) تھا اس نے گنبد کی سیڑھی پر لکھا کہ اس وقت یوز آصف نے دعویٰ پیغمبری کیا ہے اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر لکھا کہ آپ بنی اسرائیل کے پیغمبر یسوع ہیں مصنف کہتے ہیں کہ میں نے ہندوؤں کی کتاب میں دیکھا ہے کہ...حضرت بعینہٖ حضرت عیسیٰ رحمتہ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور یوز آصف کا نام اختیار کیا ہوا تھا واللعلم عنداللہ۔ اس نے اپنی عمر اسی جگہ بسر کی اور وفات کے بعد محلہ انزمرہ (سرینگر) میں دفن ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ...حضرت کے روضہ سے انوار نبوت جلوہ گر ہوتے ہیں

(بحوالہ محمد اسداللہ کشمیری کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی وفات پبلشر جماعت احمدیہ گلگت پال سنز پرنٹنگ پریس لاہور صفحہ ۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض باشندے اس قبر کا نام عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں اور ان کی پورانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ جس کو قریباً انیس سو (۱۹۰۰) برس آئے ہوئے گذر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا نام اس کا یوز ہے۔ پھر وہ کتبہ سکھوں کے عہد میں محض تعصب اور عناد سے مٹایا گیا اب وہ لفظ اچھی طرح پڑھے

نہیں جاتے اور وہ قبر بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہے"

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱)

ملا نادری کی گواہی

"بادشاہ نے گوپانند کا نام اختیار کیا اور وادی کشمیر میں اپنی سرگرمیاں شروع کر دیں اس دور میں بہت سے مندر تعمیر کئے گئے اور پرانی عبادت گاہوں کی دوبارہ تعمیر کی گئی اس نے ایران سے سلیمان کو بلوایا تاکہ وہ تخت سلیمان کی ضروری مرمت کے کام کو سرانجام دے ہندوؤں نے اس پر اعتراض کیا کہ چونکہ یہ شخص ہندو نہ تھا اور ایک دوسرے مذہب کا پیروکار تھا اس لئے اس کو مقدس مقبرہ کو دوبارہ اصلی حالت میں نہیں لانا چاہئے

اس زمانہ میں یوز آصف فلسطین سے یہاں تشریف لائے اور وادی کشمیر میں اپنے دعویٰ نبوت کے اعلان کا آغاز کیا انہوں نے دن رات اس کام کے لئے وقف کر دیئے اور وہ انتہائی نیک اور درویش صفت انسان تھے انہوں نے خدا کا پیغام کشمیر کے لوگوں تک پہنچایا بہت سے لوگ حلقہ بگوش ہوئے اور ان کے پیروکار بن گئے بادشاہ نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہندوؤں کی صحیح سمت میں رہنمائی فرمائیں سلیمان تخت سلیمان کو اپنی اصلی صورت میں لے آیا اور چار ستون بھی تعمیر کئے جن پر ذیل کی عبارت تھی

ان ستونوں کے تعمیر کرنے والے۔

بہشتی زرگر، سال ۵۴۔

اور خواجہ رکن ابن مرجان۔

یوز آصف نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا سال ۵۴۔

وہ یوزوہے اسرائیلی قبائل سے

یہ کندہ عبارت اس وقت تک موجود تھی اور پڑھی جا سکتی تھی جب خواجہ حیدر ملک چودرہ نے اپنی کتاب تاریخ کشمیر لکھی یہ زمانہ جہانگیر کے دور بادشاہت کا تھا۔" (تاریخ کشمیر جلد ۱۳ از پیرزادہ غلام حسن)

اسلامی تاریخی کتب سے تصدیق

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو کشمیر سے تاریخ الانبیاء نامی مخطوطہ دستیاب ہوا تھا اس کے صفحہ ۲۲۲ پر مندرجہ ذیل عبارت ہے

"در معالم تنزیل مسطور است کہ شصت و پنج سال استیلائے اسکندر در زمین بابل گذشتہ بود کہ عیسیٰ علیہ السلام توالد نمود و چوں سن شریفش بسی سالگی رسید مبعوث گشت و درسی و سہ سالگی از بیت المقدس بجانب وادی اقدس مرفوع شد۔"

(تحقیق جدید متعلق قبر مسیح از حضرت مفتی محمد صادق صاحب بکڈپو تالیف اشاعت قادیان اکتوبر ۱۹۳۶ء بار اول)

تخت سلیمان اور جامع مسجد سری نگر

تخت سلیمان مسلمانوں ہندوؤں اور بدھوں تینوں کے لئے مقدس ہے۔ جی ٹی وگنی لکھتا ہے کہ اسے مقامی لوگوں نے بتایا کہ ماضی میں تخت سلیمان کے قریب ایک یہودی آبادی تھی گویا جہاں کشمیر مختلف مذاہب کا نکتہ اتصال ہے وہاں سری نگر کا تخت سلیمان کشمیر میں موجود مذاہب کے لئے ایک مشترکہ مقدس مقام ہے۔

مسلمان تو اسے مقدس سمجھتے ہی ہیں۔ ہندو اس کو شنکر اچارج سے منسوب کرتے ہیں اور بدھ اسے "پس پہاڑی" کہتے ہیں

اسی طرح سری نگر کی جامع مسجد بھی تینوں مذاہب کے نزدیک مقدس ہے لداخ کے بدھ ابھی تک اس مقام کی زیارت کے لئے آتے اور اس میدان کو جس پر مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ "Tsitsung Tsublak Kang" کہتے ہیں۔

(بحوالہ: This is kashmir by Pearce Gervis)

ہندو کہتے ہیں کہ یہاں ۶۹۵ء میں راجہ تاراپیڈا نے مندر تعمیر کرایا تھا جو بعد ازاں مسجد میں تبدیل کر لیا گیا۔

مسیح جھیل ڈل کے جزیرے پر

PAERCE GERVIS لکھتا ہے: "ایک موقع پر جب میں چہار چنار میں تنہا بیٹھا تھا ایک ہندوستانی نوجوان آہستگی سے ایک شکارے سے ساحل پر اترا۔ جب ہم کچھ عرصہ بات چیت کر چکے تو میں نے جزیرے پر محیط گہرے سکوت پر تبصرہ کیا۔ اس پر اس نے اعتماد سے مجھے یہ یقین دلایا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ استاد یسوع نے کئی بار جب وہ کشمیر میں تھا (اس "چاندی کے جزیرے" پر سے ان بہت سے لوگوں کو تبلیغ کی تھی جو اس جزیرے کے گرد اس کو سننے کے لئے شکاروں میں جمع ہو جاتے تھے (P-206 - THIS IS KASHMIR)

کشمیر میں عیسیٰ بوٹی

حضرت مفتی محمد صادق نے کشمیر میں ایک ایسی بوٹی کا ذکر کیا ہے جسے عیسیٰ بوٹی کہتے ہیں اور اس کے گرد کوئی دوسری بوٹی نہیں اگتی۔

مریم بوٹی

پنجہ مریم کے نام سے ایک بوٹی جس کا وطن کشمیر ہے تسہیل ولادت کے لئے ہندوپاک کے حکماء عام استعمال کرتے ہیں۔

نبی صاحب کا چشمہ

وادی گام میں وارہ پورہ کے گاؤں میں ایک چشمہ ہے جو نبی صاحب کا چشمہ مشہور ہے۔ وہ مقام جس کے متعلق اس جگہ کے مجاور سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اس جگہ آ کر وعظ کیا۔ وہ علاقہ ترہگام (کشمیر) سے تقریباً سات میل جنوب مغرب کے جانب واقع ہے۔ ترہگام سے کم و بیش ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر لدرہ ون ایک گاؤں ہے .... اس گاؤں کے مشرق کی طرف دو میل کے

فاصلہ پر وہ چشمہ واقع ہے علی الترتیب چھوٹے بڑے پہاڑ اسے دامن میں چھپائے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف نہایت ہی گھنا جنگل ہے...... اسی چشمہ پر وہ مجاور رہتا ہے۔ (تحقیق جدید صفحہ ۳۳۔۳۴)

کشمیر میں خر عیسیٰ کے قدم کا نشان

حضرت مفتی محمد صادق ...نے کشمیر میں ایک مقام کا ذکر کیا ہے جہاں پتھر پر ایک نشان دکھایا جاتا ہے اور اسے حضرت امیر کے گھوڑے کا نقش قدم کہا جاتا ہے۔ کرنل کاک برن نے لکھا ہے کہ مجھے یہ نقش قدم عیسیٰ کے گدھے کا کہہ کر بتلایا گیا (تحقیق جدید صفحہ ۳۹)

عصائے عیسیٰ

سری نگر کی خانقاہ ہمدان میں ایک عصا ہے جو عموماً عصائے نبی کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن ایک انگریز سیاح کپٹن ای۔ ایم این ری کویز اپنی کتاب سفرنامہ کشمیر کے صفحہ ۱۵۱ پر اسے عصائے عیسیٰ کر کے لکھتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (صفحہ ۲۵ تحقیق جدید متعلق بہ قبر مسیح)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلتستان میں

اسکردو کے رہنے والے معمر لوگوں کے بقول شگری بالا میں اور بعض کے نزدیک بشو میں روندو کے جنگل میں دو درخت ہیں جن کو "عیشو کے درخت" کہتے ہیں۔ بے اولاد عورتیں ان سے منتیں مانگتی ہیں۔ میں نے خود اسکردو کے ایک معمر شخص سے عیسو کے درختوں کے بارے میں روایت سنی جس کے مطابق دو بزرگ یہاں سے گزرے اور جاتے ہوئے اپنے عصا یہاں گاڑ گئے جن سے یہ درخت پھوٹے پورے بلتستان میں اس نسل کے اور کوئی درخت نہیں۔

عیشو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سریانی نام ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق...... نے ان درختوں کے بارے میں لکھا ہے کہ اسکردو میں دو پورانے درخت ہیں جن کو لوگ عیسیٰ کے درخت کہتے ہیں۔ (تحقیق جدید)

عیسیٰ تل

خپلو میں ایک ندی "عیسیٰ تل" کی نشاندھی نبات گل آفریدی سابق ڈپٹی کمشنر بلتستان نے اپنی کتاب "History of Baltistan" میں کی ہے۔ جس کے کنارے خپلو کے جاگیردار کی ہیون تسانگ سے ملاقات ہوئی۔

تل ایس

خپلو میں ایک بستی آج بھی تل ایس کہلاتی ہے۔ یہاں ایک بلند چٹان ہے جس پر کہا جاتا ہے کہ ہاتھ کا ایک نشان ہے جسے آجکل سید علی ہمدانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

دیوسائی

چیلاس کے ایک کتبے پر ماہرین آثار قدیمہ کے بقول "God Isa" تحریر ہے یعنی "دیو عیسیٰ" معلوم ہوتا ہے کہ دیو سائی (جو کہ سری نگر اور اسکردو کو ملانے والا دنیا کے بلند ترین میدانوں میں سے ایک میدان ہے) کا اصل نام "دیو عیسیٰ" تھا جو بگڑ کر دیو سائی ہو گیا۔ مقامی لوگوں میں ایک روایت بھی ہے کہ ایک بزرگ وجود اس میدان کو عبور کر رہا تھا تو اس نے کچھ عرصہ یہاں قیام کیا اور ایک "کن چوہے" (پریری ڈاگ) نے اس کی جان بچائی

تھی۔ (یہ جانور گھاس جمع کرتا ہے جو بعض اوقات شدید سردی میں گھرے ہوئے مسافروں کے کام آتی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق ...... نے حضرت غلام محمد صاحب گلگتی کے حوالے سے لیہ سے لہاسہ گے راستے میں "عیسیٰ کے تالاب" کا ذکر کیا ہے۔ حضرت غلام محمد صاحب گلگتی کو ان کے دوست نظام الدین نے لکھا: "علاقہ تبت میں آنا پرانے بوڑھوں کے زبان زدہ بھی ہے۔ "میں نے لداخ کے قیام کے زمانے میں وہاں کے پرانے حالات دریافت کرنے میں بہت کچھ کوشش کی۔ اور بہت سا مواد جمع کیا۔ اور بودھی زبان کی بہت سی پرانی کتابیں جمع کیں۔ چنانچہ منجملہ ان ہی کتب قدیم کے وہ ھمس گونپہ والی کتاب کی اصل کاپی تھی۔ ترجمہ کو میں نے بھی دیکھا تھا۔ یہ اصل کتاب سے بہت کچھ مختلف تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصری کی زندگی کے اکثر حالات اور اس علاقہ میں آنا اس کتاب سے ثابت ہوتا تھا۔ اور بموجب تحریر اس کتاب کے میں نے اس درخت اور تالاب کا پتہ لگایا جو لداخ سے لاسہ کو جاتے ہوئے بہت دور جاکر راستہ میں آتا ہے۔ ...... اور جس تالاب اور درخت کا میں نے پتہ دیا ہے یہ لاسہ کے راستہ میں ہے جس کو حاجی صاحبان کے اکثر ممبر جاتے ہیں۔"

(تحقیق جدید صفحہ ۵۴-۵۵)

مسیح علیہ السلام لداخ میں

نکولس نوٹووچ نے لداخ کے بدھ لاموں کا مسیح کے ایک "بدھ" ہونے پر اصرار اپنی کتاب میں تفصیلاً درج کردیا ہے۔

درہ مریم

اسی راستہ پر جو لیہ سے لہاسہ جا رہا ہے درہ مریم آج بھی ایک معروف مقام ہے جو "مریم لا" اور "مایوم لا" دونوں ناموں سے معروف ہے۔ یہ پوریگ کے علاقہ میں ہے۔

لداخ کا سب سے متبرک بدھ مقام "ھمس گونپا" ہے اس کے بارے میں PEARCE GERVIS لکھتا ہے:

It is the belief of the lamus, and accepted by a certain sect of the Christians, that Jesus the Christ during " the hidden years of his life" spent about seven of them in mediation and study within the walls of the monastery."

(This is kashmir P-206)

ترجمہ: "اور لاماؤں کا یہ اعتقاد ہے اور عیسائیوں کے ایک مخصوص فرقے نے بھی اسے قبول کرلیا ہے کہ عیسیٰ مسیح نے "اپنی زندگی کے پوشیدہ برسوں" میں سے لگ بھگ سات برس اس خانقاہ کی چار دیواری کے اندر ریاضت اور مطالعے میں صرف کیے تھے۔"

مسیح نیپال میں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو جیسا کہ اس ملک کی پورانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہو گا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے"

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۷۰)

۔ جاری ۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۸ء شعبہ تعلیم ۔ مجلس انصاراللہ پاکستان

امتحان سہ ماہی سوم میں پاکستان کی ۲۶۱ مجالس کے ۳۲۸۷ انصار نے شرکت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار درج ذیل ہیں۔

اول مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب ۔ نارتھ کراچی دوم: مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ سوم: مکرم ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب ۔ دارالحمد فیصل آباد

خصوصی گریڈ "اے" حاصل کرنے والے انصار کے اسماء درج ذیل ہیں۔

ربوہ محمد عبدالماجد صدیقی صاحب گولبازار ۔ محمد عبداللہ قریشی ہاشمی دارالصدر شرقی ۔ شیم احمد خالد صاحب ناصر آباد ۔ محمد افتخار چوہدری ناصر آباد ۔ رفیق احمد ثاقب صاحب دارالعلوم غربی ۔ محمد ابراہیم شاد صاحب دارالعلوم غربی ۔ عبدالسلام ظافر صاحب ۔ ناصر آباد ۔ پروفیسر سلطان اکبر صاحب دارالصدر غربی حلقہ قمر ۔ ایم ایس خالد صاحب دارالرحمت وسطی ۔ عبدالباسط خاں صاحب ۔ محمد صدیق گورداسپوری صاحب دارالرحمت وسطی ۔ ماسٹر بشارت احمد صاحب و عبدالرشید خاں صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ ۔ حکیم محمد نسیم صاحب دارالنصر غربی ۔ چوہدری محمد رفیق صاحب آرائیں دارالفتوح ربوہ ۔

کراچی سید محمد میاں سلیم صاحب شاہجہانپوری عزیز آباد ۔ انور علی بجہ گلشن حدید ۔ عبدالحمید ارشد عزیز آباد ۔

لاہور محمد سعید اشرف صاحب مغلپورہ ۔ محمد منظور ایاز صاحب سبزہ زار سکیم ۔ شیخ مامون احمد صاحب بیت الاحد ۔ چوہدری بشیر احمد بھلی مغلپورہ ۔ شمیم احمد صدیقی بیت الاحد ۔ رفیق احمد ساہی فیصل ٹاؤن ۔

فیصل آباد مرزا منظور بیگ صاحب دارالحمد ۔ سید محمد یحیٰی دارالحمد ۔ انعام اللہ ہاشمی و محمد اشرف کاہلوں و چوہدری احمد دین صاحب دارالذکر ۔

متفرق رانا بشارت احمد صاحب میرپور آزاد کشمیر ۔ مرزا محمد شریف چونڈہ ضلع سیالکوٹ ۔ مقبول احمد چوہدری بہاولنگر ۔ عبدالسلام ارشد کھاریاں ضلع گجرات ۔ عبدالمنان فیاض اسلام آباد شرقی ۔ چوہدری عبدالرشید شیخوپورہ شہر ۔ چوہدری نذیر احمد گھمن چک ۵ ۔ احمد آباد ضلع بدین ۔ داؤد احمد نیاز احمد رحمان آباد نواب شاہ ۔ عبدالہادی ساجد صاحب قمر آباد نوشیرو فیروز سندھ ۔ ایم اے لطیف شاہد اسلام آباد جنوبی ۔ ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب ۔ حافظ آباد ۔ رفیق احمد سعید اسلام آباد جنوبی ۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت مبارک کرے اور علم و معرفت میں مزید ترقیات عطاء فرمائے ۔ آمین ۔

(ڈاکٹر عبدالخالق خالد قائد تعلیم)

اشاریہ ماہنامہ انصاراللہ جلد ۳۹ - ۱۳۷۷ ہش / (۱۹۹۸ء)

مرتبہ : محترم احمد طاہر مرزا صاحب

الف

اداریہ

اقتباسات (امام الکلام) حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اقتباسات (کلام الامام خلفا سلسلہ احمدیہ)

اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ۔ از خطبات نور حضرت خلیفۃ المسیح الاول شمارہ مئی صفحہ ۶

انتہائی کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرو از حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ شمارہ جون صفحہ ۷

مقام ختم نبوت یعنی مقام محمدیت از خطبہ جمعہ ۳۰ مارچ ۷۳ء۔ شمارہ جولائی صفحہ ۵

خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کی عبادت از دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۴۰-۲۴۱ شمارہ اگست صفحہ ۶

نئی بہاروں کا زمانہ (از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء) شمارہ ستمبر صفحہ ۶

اخلاق کی اہمیت (از خطبات محمود جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۰-۱۸۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی شمارہ اکتوبر صفحہ ۶

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۰۲-۳۰۳ شمارہ نومبر صفحہ ۴

روزہ کی حقیقت از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۲۲-۲۳ حضرت خلیفۃ المسیح الاول۔ شمارہ دسمبر صفحہ ۵

اقتباسات (ٹائٹل صفحہ ۲) حضرت مسیح موعودؑ

خدا تمہارے ساتھ ہے از تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۸ شمارہ جنوری

آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے۔ از براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۷-۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ شمارہ فروری

متابعت حضرت خاتم الانبیاءؐ کی تاثیر۔ از براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۴۵-۶۴۶ حاشیہ نمبر ۱۱ شمارہ مارچ

حقیقی خدادانی از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۱ شمارہ اپریل

راستبازوں کے وارث از روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷ شمارہ مئی

توحید کے درجے از کتاب البریہ" روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۸۳-۸۴ شمارہ جون

وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ شمارہ جولائی۔

زندہ دلیل از ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۳۲ شمارہ اگست

خدا تمہارے ساتھ ہے از تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۸ شمارہ ستمبر

تاریکی کے زمانہ کا نور از مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ شمارہ اکتوبر

روحانی خوبصورتی از ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۹-۲۱۰ شمارہ نومبر

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئیے از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۰-۱۷۱ شمارہ دسمبر

اقتباسات (ٹائٹل آخری صفحہ)

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو۔ (از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۸-۵۴۹) شمارہ جنوری

ایک مبارک خواب (براہین احمدیہ کے بارہ میں براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۶) شمارہ فروری

اپنی جماعت کے لئے بعض نصائح تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۲ شمارہ مارچ

پاکیزگی نفس کا ذریعہ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۳ شمارہ اپریل

انقلاب کے تقاضے از خطبہ جمعہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ مئی ۱۹۹۷ء (الفضل انٹرنیشنل ۲۰ جون ۱۹۹۷ء) شمارہ مئی

میرا خدا از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ (۹ نومبر ۱۹۹۰ء) شمارہ جون

پاکستان سے محبت اور خلفائے احمدیہ کے اہم ارشادات۔ (از ماہنامہ خالد نومبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۹) شمارہ اگست

بچوں میں اخلاق حسنہ کی آبیاری از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰ فروری شمارہ ستمبر

راہ راست از تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳ شمارہ اکتوبر

اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ-از خطبات نور حضرت خلیفۃ المسیح الاول شمارہ مئی صفحہ ٦

انتہائی کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرو از حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ شمارہ جون صفحہ ۷

مقام ختم نبوت یعنی مقام محمدیت از خطبہ جمعہ ۳۰ مارچ ۷۳ء-شمارہ جولائی صفحہ ۵

خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کی عبادت از دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۴۰-۲۴۱ شمارہ اگست صفحہ ٦

نئی بہاروں کا زمانہ (از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء) شمارہ ستمبر صفحہ ٦

اخلاق کی اہمیت (از خطبات محمود جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۰-۱۸۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی شمارہ اکتوبر صفحہ ٦

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۰۲-۳۰۳ شمارہ نومبر صفحہ ۴

روزہ کی حقیقت از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۲۲-۲۳ حضرت خلیفۃ المسیح الاول- شمارہ دسمبر صفحہ ۵

اقتباسات (ٹائٹل صفحہ ۲) حضرت مسیح موعودؑ

خدا تمہارے ساتھ ہے از تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۸ شمارہ جنوری

آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے- از براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۷-۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ شمارہ فروری

متابعت حضرت خاتم الانبیاءؐ کی تاثیر- از براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۴۵-۶۴۶ حاشیہ نمبر ۱۱ شمارہ مارچ

حقیقی خدا دانی از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۱ شمارہ اپریل

راستبازوں کے وارث از روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷ شمارہ مئی

توحید کے درجے از کتاب البریہ" روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۸۳-۸۴ شمارہ جون

وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ شمارہ جولائی-

زندہ دلیل از ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۳۲ شمارہ اگست

خدا تمہارے ساتھ ہے از تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۸ شمارہ ستمبر

تاریکی کے زمانہ کا نور از مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ شمارہ اکتوبر

روحانی خوبصورتی از ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۹-۲۱۰ شمارہ نومبر

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۰-۱۷۱ شمارہ دسمبر

اقتباسات (ٹائٹل آخری صفحہ)

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو-(از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۸-۵۴۹) شمارہ جنوری

ایک مبارک خواب (براہین احمدیہ کے بارہ میں براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۶) شمارہ فروری

اپنی جماعت کے لئے بعض نصائح تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۲ شمارہ مارچ

پاکیزگی نفس کا ذریعہ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۳ شمارہ اپریل

انقلاب کے تقاضے از خطبہ جمعہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ مئی ۱۹۹۷ء (الفضل انٹرنیشنل ۲۰ جون ۱۹۹۷ء) شمارہ مئی

میرا خداء از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ (۹ نومبر ۱۹۹۰ء) شمارہ جون

پاکستان سے محبت اور خلفائے احمدیہ کے اہم ارشادات- (از ماہنامہ خالد نومبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۹) شمارہ اگست

بچوں میں اخلاق حسنہ کی آبیاری از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰ فروری شمارہ ستمبر

راہ راست از تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳ شمارہ اکتوبر

واقفین نو کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ (یکم دسمبر ۱۹۸۹ء) شمارہ نومبر

دعا اور ابتلاء از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۰۷-۷۰۸ شمارہ دسمبر

ب

(براہین احمدیہ) کتاب حضرت مسیح موعودؑ

براہین احمدیہ ایک تقدیر الٰہی مرزا محمد الدین ناز شمارہ فروری صفحہ ۹ تا ۲۰

براہین احمدیہ میں حقائق و معارف، اسرار عالیہ اور علوم حکمیہ از ایڈیٹر شمارہ فروری ۴۵ تا ۶۴

براہین احمدیہ پر حضرت صوفی احمد جان ...... کا ریویو اور تصدیق دعاوی صوفی احمد جان شمارہ فروری ۶۵ تا ۹۲

براہین احمدیہ پر ریویو محمد حسین بٹالوی شمارہ فروری ۶۶ تا ۹۲

براہین احمدیہ پر اخبار منشور محمدی کا تبصرہ محمد شریف بنگلوری (ایڈیٹر) شمارہ فروری صفحہ ۹۳ تا ۹۵

براہین احمدیہ کی طباعت کے مراحل اور حضرت شیخ نور احمد......کی خدمات جلیلہ / ریاض محمود باجوہ شمارہ فروری صفحہ ۹۶ تا ۱۰۱

براہین احمدیہ کی علمی اور روحانی فوقیت کا اعتراف / مرزا خلیل احمد قمر شمارہ فروری صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۷

تذکرہ براہین احمدیہ کے معاونین کا / عاصم جمالی شمارہ فروری صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۷

پ

پیشگوئی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی دربارہ

پنڈت لیکھرام: دین کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان / ایڈیٹر شمارہ مارچ صفحہ ۹ تا ۲۵

ت

تربیت

۱- تربیت اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے محبت و شفقت کا پاک نمونہ / ایڈیٹر شمارہ جنوری ۲۲ تا ۳

۲- تربیت اولاد اور بچوں سے محبت و شفقت: حضرت مسیح موعودؑ کی

ایمان افروز روایات / ایڈیٹر شمارہ اکتوبر ۹ تا ۱۳

تصدیق براہین احمدیہ پر ایک نظر سید مبشر احمد ایاز شمارہ فروری صفحہ ۲۸ تا ۴۲

تذکرہ براہین احمدیہ کے معاونین کا۔ ایک ضروری وضاحت از قریشی محمد عبداللہ شمارہ دسمبر صفحہ ۲۳ تا ۲۵۔

تحریک جدید۔ حضرت مصلح موعود کے چند اہم ارشادات / از خالد محمود الحسن بھٹی صاحب شمارہ نومبر ۱۰ تا ۱۲

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و فضیلت۔ از صفدر نذیر گولیکی شمارہ دسمبر صفحہ ۱۳ تا ۱۹

ح۔ خ۔ د۔ ر

حقائق و معارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقائق و معارف۔ اسرار عالیہ اور علوم حکمیہ: حکمت و معرفت اور دائمی صداقتوں کے جواہرات / ایڈیٹر / شمارہ فروری صفحہ ۴۵ تا ۶۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق و معارف اور اسرار علمیہ / ریاض محمود باجوہ شمارہ اکتوبر ۱۴ تا ۱۸

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق و معارف اور اسرار علمیہ ریاض محمود باجوہ شمارہ نومبر ۷ تا ۹

خ

(خلافت احمدیہ) یعنی قدرت ثانیہ۔ سلسلہ احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا ظہور / صفدر نذیر گولیکی شمارہ مئی ۸ تا ۱۳

داڑھی۔ داڑھی ایک سنت ہے / حضرت خلیفۃ المسیح الرابع شمارہ اگست صفحہ ۹ (اقتباس خطبہ جمعہ)

ربوہ تزئین ربوہ۔ چند مفید مشورے / محمد اکبر راتھر شمارہ اکتوبر صفحہ ۳۸ تا ۴۰

روایات (مسیح موعودؑ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز روایات / ایڈیٹر شمارہ اکتوبر صفحہ ۹ تا ۱۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز روایات / ایڈیٹر شمارہ نومبر ۱۳ تا ۲۱ روح پرور اور ایمان افروز۔ متفرق روایات / مرتبہ مرزا خلیل احمد قمر شمارہ ستمبر ۹ تا ۱۴

روزہ روزہ کی افادیت، حکمت اور فلسفہ / حضرت خلیفۃ المسیح الثانی......

حضرت خلیفہ المسیح الاول........کا عشق قرآن/ محمود مجیب اصغر شمارہ مئی صفحہ ۱۴تا۱۹

مستورات احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان کریں/ قیادت تربیت جولائی ۲۶تا۲۸

نماز : نماز ایک بنیادی عظیم نیکی (۱) از سید منصور احمد بشیر-شمارہ اکتوبر صفحہ ۲۶تا۳۰

نماز ایک بنیادی عظیم نیکی (۲) از سید منصور احمد بشیر شمارہ نومبر صفحہ ۲۴تا۲۸

فرض کے گرنے سے ساری نمازیں گر جاتی ہیں/ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع-خطبہ جمعہ ۲۴اکتوبر ۹۷ء شمارہ جنوری صفحہ ۱۱تا۲۱

منظومات (کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(اردو)

ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر از براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۹۹تا۳۰۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ شمارہ فروری صفحہ ۴۱

(عربی)

وللہ حمدٌ ثمّ حمد فاننا اعجاز المسیح-روحانی خزائن نمبر ۱۹ صفحہ ۱۸۴- شمارہ جنوری صفحہ ۹

إنّ المحبّۃ خُمّرتْ فی مُھجتی از انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۸-شمارہ دسمبر صفحہ ۶

أنت الذِی جمع المحاسن کُلھا منن الرحمٰن-روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ شمارہ فروری صفحہ ۷

واللہ انی جئت منہ مجدداً -از حمامتہ البشریٰ-شمارہ مارچ صفحہ ۶

إنی اَریٰ فَضْلَ الکریم اَحَاطنی شمارہ اپریل صفحہ ۶

أبریُ الھموم بمشر فیّہ فضلھم منن الرحمٰن-روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱ شمارہ مئی صفحہ ۶

یَاربِّ اَصْلِحْ حَالَ اُمّۃِ سیّدی از حمامتہ البشری-روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۲۸-۳۲۹ شمارہ جون صفحہ ۸

وُجہُ المھیمن ظاھرُ فی وجھہِ از آئینہ کمالات اسلام-روحانی خزائن صفحہ ۵۹۲-۵۹۳ شمارہ جولائی صفحہ ۷

نفسی الغداءُ لبدر ھاشمی عَرَبی از سر الخلافہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۳۰ اگست صفحہ ۷

فَاِنَّ ملاذی مُستعان یُحَنّنی از کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۰۳-۱۰۴ شمارہ ستمبر صفحہ ۷

عِلْمِی من الرحمٰن ذِی الاٰلاءِ از انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶-۲۶۷ شمارہ اکتوبر صفحہ ۷

ولہ التفردّ فی المحامد کُلھا از انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷ شمارہ نومبر ۵

منظومات-حضرت مسیح موعودؑ

(فارسی)

از یاد تو نورہا بہ بینم-سرمہ چشم آریہ- روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۵۰- شمارہ جنوری صفحہ ۱۰

بتر سید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے از ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۳ شمارہ دسمبر صفحہ ۷

تانہ قربان خدائے خود شویم از سراج منیر-روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰ شمارہ جون صفحہ ۹

جاں فدائے آنکہ او جان آفرید ۔ ست بچن-روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۳ شمارہ اپریل صفحہ ۷

شان احمد راکہ داند جز خداوند کریم توضیح مرام-روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۲-۶۳ شمارہ اگست صفحہ ۸

عجب نوریست درجان محمد از آئینہ کمالات اسلام-روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹ شمارہ جولائی صفحہ ۷

گفست پیغمبر ستودہ صفات براہین احمدیہ حصہ چہارم-روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۲-۲۶۳ شمارہ فروری صفحہ ۸

من در حریم قدس چراغ صداقتم ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ شمارہ مارچ صفحہ ۷

ماکہ با دیدار او رو تافتیم روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱ شمارہ اکتوبر صفحہ ۸

ہر آں کو بد نیائے دوں مبتلا است ۔ از رسالہ الوصیت ایڈیشن اول مطبوعہ ۱۹۰۵ء-شمارہ مئی صفحہ ۷

جائیکہ از مسیح و نزدلش اگر رود ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰-۱۸۱ شمارہ ستمبر صفحہ ۸

ہر کہ ترک خود کند یابد خدا از سراج منیر-روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰ شمارہ نومبر صفحہ ۶

منظومات (شعراء کرام)

(۱) حضرت صوفی احمد جان........ مناجات:ع- بہت جاسر کو پکا درد غم سے (از انعامات خداوند کریم) شمارہ ستمبر صفحہ ۱۵

(۲) صاحبزادی امۃ القدوس نظم "میرے ابا" ع- دعا کے کوئی جال یاں بن رہا تھا شمارہ جون صفحہ ۱۸ تا ۲۰

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے ...... "انقطاع الی اللہ" ع- سر پر کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو- از گلدستہ عرفان شمارہ نومبر صفحہ ۲۲-۲۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی.......ع- محمد پر ہماری جان فدا ہے از کلام محمود شمارہ جولائی ٹائیٹل صفحہ آخر

حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی "نظم در مدح تصدیق براہین احمدیہ" ع- کہاں ہے طالب صادق کہاں ہے- مندرجہ تصدیق براھین احمدیہ جلد اول شمارہ فروری صفحہ ۴۳

سلیم شاہجہانپوری (۱) "حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین" ع وہ مسیحا کا پہلا خلیفہ-شمارہ مئی صفحہ ۲۰

(۲) "غزل" ع- عیاں ہوں ذات سے جب ماورائے ذات کے رنگ شمارہ دسمبر صفحہ ۲۲

(۳) "تاثرات" ع- میں ان کی بزم طریقت میں رہ کے آیا ہوں شمارہ دسمبر اگست صفحہ ۳۳

حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہر "مناجات" ع- وہ جلوہ کہ عالم تمام ہو جائے- شمارہ اکتوبر صفحہ ۱۷ (از کلام گوہر)

امین اللہ خاں سالک "بیت المہدی" سجدہ گاہ جن و انساں- شمارہ اکتوبر صفحہ ۲۷

مولانا نسیم سیفی ع ایک دنیا کو تیرا چہرہ دکھایا میں نے- شمارہ اکتوبر صفحہ ۳۱

ستمبر ٹائیٹل اندرون صفحہ ۳

عبدالمنان ناہید "شمع تابندہ تر ہوئی اپنی" شمارہ نومبر......ٹائیٹل کا اندرونی صفحہ ۳

عبیداللہ علیم (۱) ع- دکھے ہوئے ہیں ہمیں اور اب دکھاؤ مت- شمارہ اگست صفحہ ۳۱-۲۹

(۲) ع-میرے خدا مجھے وہ تاب نے نوائی دے

(۳) ع مٹی تھا میں خمیر ترے ناز سے اٹھا

محمد ابراہیم شاد "امام وقت" ع- اطاعت میں محمد کی مسیحائے زمان آیا شمارہ جنوری ۳۱-۳۲

متفرقات (اخبارات ورسائل سے)

بلا تبصرہ /ریاض محمود باجوہ شمارہ نومبر صفحہ ۳۴ تا ۳۶

بلا تبصرہ " " " " " " "جولائی صفحہ ۳۹-۴۰

" " " " " " " ستمبر صفحہ ۳۶ تا ۴۰

" " " " " " " دسمبر صفحہ ۳۸ تا ۴۰

مجلس انصاراللہ کی خبریں و اجتماعات و متفرق پروگرام

تربیتی اجتماع مجلس انصاراللہ حلقہ کریم نگر فیصل آباد شمارہ نومبر صفحہ ۳۷

تربیتی اجتماع مجلس انصاراللہ لاہور ۳۸-۳۹

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان برائے ۱۹۹۸ء/ شمارہ جنوری صفحہ ۴

مجلس انصاراللہ پاکستان کا تفریحی پروگرام/عبدالجلیل صادق شمارہ جولائی صفحہ ۲۵

ناظمین علاقہ/ناظمین اضلاع مجلس انصاراللہ پاکستان کا تقرر شمارہ مئی صفحہ ۳۹

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجالس انصاراللہ پاکستان/شمارہ جون صفحہ ۱۷

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم (۱۹۹۷ء) شمارہ مئی ۹۸ء صفحہ ۴۰

نتیجہ امتحان سہ ماہی اول. (۱۹۹۸ء) شمارہ اگست ۹۸ء صفحہ ۴۱

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم (۱۹۹۸ء) شمارہ اکتوبر ۹۸ء صفحہ ۴۱

عبدالسلام اسلام "حق کا نشان" ع- وہی بس نظر کے ہے سامنے شمارہ نصاب امتحانات انصاراللہ (۱۹۹۸ء) شمارہ جنوری ۹۸ء ٹائیٹل صفحہ ۳

مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ اجتماع

مرسلہ: جلال الدین شاد ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیالکوٹ کا سولہواں سالانہ ضلعی اجتماع انصار اللہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات جمعہ جامع احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع نے افتتاحی خطاب کیا بعدہٗ خاکسار نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی۔

علمی مقابلہ جات

تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ یہ پروگرام رات گئے ۱۰-۳۰ بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں حاضرین کی تعداد تین صد تھی۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۶ نومبر بروز جمعتہ المبارک صبح ۴ بجے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز تہجد و نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید ہوا۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس نو مبائعین کا ہوا۔ اس اجلاس میں نو مبائعین نے بہت شوق سے حصہ لیا اور حاضرین کو قبول احمدیت کے واقعات سنائے اس اجلاس میں حاضرین کی تعداد دو صد تھی اس اجلاس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جو پونے دس بجے تک جاری رہے۔

اختتامی اجلاس

تیسرا اجلاس زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان بوقت ۱۰ بجے صبح شروع ہوا۔ محترم صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب سے حاضرین کو نوازا۔ اختتامی خطاب کے بعد مکرم محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ اور محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور۔ نے حاضرین سے بعنوان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبادات و دعوت الی اللہ خطاب فرمایا۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی ضلع بھر کی تقریباً تمام مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اور دعا اور تقسیم انعامات کے بعد اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔ الحمد للہ۔

بقیہ از صفحہ ۲۶ :-

حوالہ جات (۱) اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۷ کالم ۲ (۲) ایضاً صفحہ ۹ و اخبار الحکم ۳ مارچ ۱۸۹۹ء صفحہ ۸ کالم نمبرا (۳-۴) خلاصہ از تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۴۷-۴۸ (۵) ایضاً صفحہ ۵۱ تا ۵۴ (۶) ایضاً صفحہ ۵۵ (۷) خلاصہ ایضاً صفحہ ۶ بحوالہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم ۴، تا ۴۶ (۸) " صفحہ ۵۹ (۹-۱۰) ایضاً صفحہ ۶۶ تا ۶۸ (۱۱-۱۲) ایضاً صفحہ ۶۹ (۱۳) تذکرۃ مجموعہ الہامات و کشوف و رویا حضرت مسیح موعودؑ (۱۴) ایضاً صفحہ ۳۳۲ (۱۵)۔ ایضاً ۳۳۲ (۱۶) ایضاً صفحہ ۳۳۹ (۱۷) ایضاً ۳۳۹ (۱۸) اخبار الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲-۲۴ جولائی ۱۸۹۹ء (۱۹) تذکرۃ صفحہ ۳۴۲

مجلسِ عرفان

بہبود ہست و بُود کا ساماں لئے ہوئے
سارے جہاں کے درد کا درماں لئے ہوئے
عشقِ جگر گداز کی بیتابیوں کے ساتھ
حسنِ کرشمہ ساز کا طوفاں لئے ہوئے

زہد و ورع کے ہاتھ سے تھامے ہوئے عناں
رخشِ جہاں کو جانبِ ایماں لئے ہوئے
سوز و گدازِ عشق کی زریں کتاب میں
بابِ وصالِ حضرتِ سبحاں لئے ہوئے

تورات دلفریبی تقویٰ کے ماسوا
انجیلِ دلنوازئ رضواں لئے ہوئے
کشتِ نخیلِ مہدئ دوراں کے واسطے
ابرِ عطیر رحمتِ یزداں لئے ہوئے

بزمِ جہاں میں ملّتِ احمدؐ کا تاجدار
جلوہ نما ہے دولتِ قرآں لئے ہوئے
مصلح درِ وصال ہے مدت سے وا ہوا
اُٹھ تو بھی چل جراحتِ ہجراں لئے ہوئے

(از کوس رحیل کلام مصلح الدین راجیکی مرحوم)

Monthly **Ansarullah** Rabwah
EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR
Regd. No. CPL – 92 January 1999.

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان اور غیر معمولی افضال کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری ۱۹۹۹ء بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت کو سال ۱۹۹۹ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی خوشخبری دی۔ حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کے سال نو کا بھی اعلان فرمایا:۔

"حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے دنیا بھر کی جماعتوں کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا اور نئے سال کی مبارک باد دی۔ اور فرمایا کہ سب بنی نوع انسان کے لئے یہ سال مبارک ہو۔ اگرچہ بظاہر اس کے آثار دکھائی نہیں دے رہے لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو یہ سال بہرحال مبارک ہو گا۔

وقف جدید کے سال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سال ۷۵ ممالک سے وقف جدید کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس کے مطابق سال گذشتہ ۱۹۹۸ء میں وقف جدید میں کل ۱۰ لاکھ ۸۹ ہزار پاؤنڈ کی وصولی ہوئی۔ اگرچہ یہ رقم گذشتہ سال سے ۴۹ ہزار پاؤنڈ کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سی دوسری رقوم میرے تابع مرضی کر دیں جب یہ وقف جدید کے حساب میں ڈالی گئیں تو سال گذشتہ کی نسبت رقم مجموعی طور پر کئی ہزار پاؤنڈ بڑھ گئی۔ حضور نے فرمایا وقف جدید کے چندے میں یہ کمی امریکہ کی جماعت کی میری ہدایت پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہوئی۔ امریکہ کے چندہ میں ایک لاکھ ۱۵۔ ہزار پاؤنڈ کم تھے مگر کمی صرف ۴۹ ہزار کی ہوئی۔ اللہ نے اس کمی کو پورا کیا۔ چندہ دہندگان کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۱۹۹۷ء میں چندہ دہندگان کی تعداد ۲ لاکھ ۲۲ ہزار تھی۔ جبکہ ۱۹۹۸ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۲ لاکھ ۷۳ ہزار ہو گئی اس طرح سے اس تعداد میں ۵۰ ہزار کا اضافہ ہوا۔ یعنی پچاس ہزار احمدی جو پہلے وقف جدید کی مالی قربانی کا لطف نہیں اٹھا رہے تھے اب اٹھا رہے ہیں......... " (الفضل ربوہ ۴ جنوری ۱۹۹۹ء)

وقف جدید کے نئے سال کے اعلان کے ساتھ ہمارا فرض ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔